کیا کُتّے کو چھونے سے ہاتھ ناپاک ہو جاتا ہے؟

هل مسّ الكلب ينجّس يد لامسه؟

« باللغة الأردية »

شیخ محمد صالح المنجد ۔حفظہ اللہ۔

ترجمہ: اسلام سوال وجواب ویب سائٹ

تنسیق: اسلام ہاؤس ویب سائٹ

ترجمة: موقع الإسلام سؤال وجواب

تنسيق: موقع islamhouse

2015 – 1436

IslamHouse.com

کیا کُتّے کو چھونے سے ہاتھ ناپاک ہو جاتا ہے؟

کیا کُتّے کو چھونے سے ہاتھ ناپاک ہو جاتا ہے؟

سوال: کیا کتّے کو چھونا حرام ہے یا مکروہ؟

میں نے کئی مسلمانوں سے سنا ہے کہ کتّا نجس اور ناپاک ہے، اور اس پر ابلیس نے تھوکا ہے، اور یہ بھی کہ جب ہم کتے کو چھوئیں تو کئی بار ہمیں اپنا ہاتھ دھونا ضروری ہو گا، لیکن قرآن وحدیث اور اسلامی کتابوں میں مجھے یہ کہیں نہیں ملا؟

الحمد للہ:

اس سوال کے جواب کی دو شقیں ہیں:

پہلی شق:

کُتّا پالنے کا حکم:

"انسان کے لیے کتار کھنا حرام ہے، مگر صرف ان امور میں جائز ہے جس کے لیے شریعت مطہرہ نے اجازت دی ہے، پس جس نے بھی شکار یا کھیت کی رکھوالی کے علاوہ کسی اور مقصد کے لیے کتار کھا تو روزانہ اس کے اجر وثواب میں سے ایک قیراط یادو قیراط اجر کم کر دیا جاتا ہے.

چنانچہ ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ :|

"جس نے شکار یا چوپایوں کی رکھوالی کے علاوہ کسی اور مقصد کے لیے کتار کھا تو اس کے اجر سے ہر روز دو قیراط اجر کم کر دیا جاتا ہے"

صحیح بخاری حدیث نمبر (۵۰۵۹) صحیح مسلم حدیث نمبر (۲۹۴۱) اور ایک روایت میں ایک قیراط کے الفاظ ہیں.

قیراط اجر وثواب کی عظیم مقدار سے کنایہ ہے، اور اگر ہر روز اس کے اجر سے ایک قیراط کم ہوتا ہے تو پھر وہ اس سے گنہگار ہو گا، کیونکہ اجر وثواب کا فوت ہونا گنہگار ہونے کے مترادف ہے، دونوں ہی حرمت پر دلالت کرتے ہیں، یعنی اس کے نتیجہ میں جو مرتب ہوتا ہے وہ حرمت پر دلالت کرتا ہے.

جانوروں کی نجاست میں کتے کی نجاست سب سے بڑی نجاست ہے کیونکہ کتے کی نجاست سات بار جس میں ایک بار مٹی سے دھوئے بغیر ختم نہیں ہوتی، حتی کہ خنزیر جس کی حرمت قرآن میں بھی بیان ہوئی ہے، اور وہ پلید ہے وہ بھی کتے کی نجاست کی حد تک نہیں پہنچتا.

اس لیے کتا نجس اور خبیث ہے، لیکن بہت افسوس کی بات ہے کہ بعض مسلمان بھی کفار کے دھوکے میں آکر ان کی طرح خبیث اشیاء کے ساتھ الفت و محبت کرنے لگے ہیں اور ان کی تقلید کرتے ہوئے بغیر کسی ضرورت کتے رکھنے کا شوق رکھتے ہیں، انہیں پالتے پوستے ہیں، اور ان کی صفائی ستھرائی کرتے ہیں حالانکہ وہ کبھی بھی صاف نہیں ہوسکتے چاہے انہیں سمندر کے سارے پانی سے بھی نہلا دیں، کیونکہ ان کی نجاست عینی ہے۔

اس لیے ایسے لوگوں کو ہماری نصیحت ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ سے توبہ کریں اور اپنے گھروں سے کتے نکال دیں.

لیکن جو شخص شکار یا کھیت یا چوپایوں کی حفاظت کے لیے کتا رکھنے کا محتاج ہو تو اس کے لیے ایسا کرنے میں کوئی حرج نہیں کیونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی اجازت دی ہے...

اور اگر آپ اس کتے کو اپنے گھر سے نکال دیں اور دھتکار دیں تو آپ اس کے بعد اس کے بارے میں ذمے دار نہیں، لہذا اسے آپ اپنے پاس نہ رکھیں اور نہ ہی اسے پناہ دیں.

دوسری شق:

کتے کو چھونے کا حکم:

"اگر اسے بغیر کسی رطوبت اور نمی کے چھوا جائے تو ہاتھ ناپاک نہیں ہوتا، اور اگر اسے رطوبت و نمی کے ساتھ چھوا جائے تو اکثر اہل علم کی رائے میں اس سے ہاتھ نجس ہو جاتا ہے، اور اس کے بعد سات بار جس میں ایک بار مٹی سے ہاتھ دھونا واجب ہو جاتا ہے.

رہا برتنوں کا مسئلہ تو اگر کتّا کسی برتن میں منہ ڈال دے تو اس برتن کو سات بار دھونا واجب ہے، جس میں ایک بار مٹی سے دھونا شامل ہے جیسا کہ صحیح بخاری اور صحیح مسلم وغیرہ کی درج ذیل حدیث میں بیان ہوا ہے:

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

' جب تم میں سے کسی کے برتن میں کتّا منہ ڈال دے تو اسے چاہیے کہ اسے سات مرتبہ دھوئے ان میں سے ایک بار مٹی سے ہو "

اور بہتر یہ ہے کہ پہلی بار مٹی سے دھویا جائے. واللہ تعالی اعلم.

دیکھئے: مجموع فتاوی شیخ محمد بن عثیمین (۱۱ / ۲۴۶)

اور کتاب: فتاوی اسلامیۃ (۴ / ۴۴۷)

واللہ اعلم.
شیخ محمد صالح المنجد